ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

انسانی جنین کا ارتقاء

قرآن مجید، احادیث نبوی اور

جدید سائنس کی روشنی میں

آب و گلِ کو تن دیا اور تن کو بخشی جانِ پاک
رتبہ انساں کو دیا فی احسن التقویم کا

(حضرت مولانا سید زوار حسین شاہؒ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ موجودہ وقت کی ایک اہم علمی، ثقافتی، معاشرتی اور سائنسی ضرورت ہے، یہ تاریخ کا عظیم الشان اور نادر سرمایہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تاریخ انسانیت میں جدید علم و فن، فکر و دانش، فلسفے و نظریے اور جدید سائنس و ٹیکنالوجی کا آغاز ہوا، اور علمی دنیا ایک نئے سائنسی اور ثقافتی دور میں داخل ہو گئی۔

یہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذاتِ محترم تھی جس نے انسانیت کو حقائق کے سمجھنے کے لئے تعقل و تدبر اور تفکر کی دعوت دی، قرآن مجید فرقانِ حمید ہمیں بار بار

اَفَلاَ تَعْقِلُوْن —

تم عقل سے کام کیوں نہیں لیتے،

اَفَلاَ یَتَدَبَّرُوْنَ۔

تم غور و فکر کیوں نہیں کرتے،

یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جو لوگ آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں۔

دعوتِ فکر دی اور ایسے الفاظ کے ذریعے بار بار عقل انسانی کو جھنجوڑا، حضرتِ انسان کو کائنات کے حقائق اور آفاقی نظام کو سمجھنے کی طرف متوجہ کیا۔

اس طرح مذہب و سائنس کی غیریت کو ختم کر کے انسانی علم و فکر کو ترقی کی راہ پر گامزن کر دیا۔ سیرت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احسانات کا بدلہ انسانیت قیامت تک نہیں چکا سکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ آج تک جس قدر علمی و فکری، ثقافتی اور سائنسی ترقی ہوئی ہے یا ہو گی یہ سب اسی احسانِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا نتیجہ ہو گی، جس کے ذریعے علم و فن اور تحقیق و تلاش کے نئے دروازے کھلے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل دنیا میں علم و فن، فلسفہ اور سائنس کی ترقی کا جو بھی معیار تھا۔ اس کی بنیاد سقراط (Socrates) افلاطون (Plato) اور ارسطو (Aristotle) کے نظریات تھے، یونان (Greek) کی زمین علم کی سرپرستی کرتی تھی، اس خطۂ زمین کے علاوہ دنیا کا بیشتر حصہ جہالت کی تاریکی میں گم تھا۔

سرزمینِ عرب کا بھی یہی حال تھا کہ جہاں کے لوگ اپنے ان پڑھ ہونے پر فخر محسوس کرتے تھے، قدیم یونان اور روما میں علم اور تہذیب و تمدن کی ترقی کا کوئی فائدہ بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ اہل عرب کو نہ تھا کیوں کہ ان کے مابین زبانوں کا بہت فرق تھا۔ لیکن جاہلی عرب میں بعض علوم و فنون کا اپنا ماحول اور رواج تھا۔

ایسے حالات میں قرآن مجید کی ابتدائی آیات الٰہیات و اخلاقیات، فلسفہ اور سائنس کا پیغام لے کر نازل ہوئیں۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے!

اَقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِی خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِ نْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اَقْرَأْ وَ رَبُّكَ الْاَ كْرَمُ ○ الَّذِی عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْا نْسَانَ مَالَمْ يَعْلَم ○ (۱)

اپنے رب کے نام سے پڑھیئے جس نے پیدا کیا، اس نے انسان کو (رحم مادر میں) معلق شے سے پیدا کیا، پڑھیئے اور تمہارا رب ہی بزرگ و برتر ہے، جس نے قلم

کے ذریعے (انسان کو) سکھایا، اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

پہلی آیت نے الٰہیات و اخلاقیات کی علمی بنیاد فراہم کی۔ دوسری آیت نے حیاتیات (Biology) اور جنینیات (Embryology) کی سائنسی اساس بیان کی۔ تیسری آیت نے انسان کو اسلامی عقیدے و فلسفے کی طرف متوجہ کیا۔ چوتھی آیت نے فلسفۂ علم و تعلیم اور ذرائع علم پر روشنی ڈالی، اور پانچویں آیت نے علم و معرفت، فکر و فن، اور فلسفہ و سائنس کے تمام میدانوں میں تحقیق و تلاش کے تمام بند دروازے کھول دیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں تعلیم و تعلم کی ایسی سرپرستی فرمائی کہ اَن پڑھ قوم تھوڑے ہی عرصے میں پوری دنیا کے علوم و فنون کی امام و پیشوا بن گئی، اور مشرق سے مغرب تک علم و اخلاق اور سائنس و ٹیکنالوجی کی روشنی پھیلانے لگی۔

وہ عرب قوم جسے تعلیم و سائنس کی راہ پر ڈالنے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے کافر قیدیوں کے لئے چار ہزار درہم زرِ فدیہ کی خطیر رقم چھوڑ کر دس دس مسلمان بچوں کو پڑھانے کا فدیہ مقرر کر دیا تھا، دو صدیوں کے اندر اندر ہی پوری دنیائے انسانیت کی معلم بن گئی۔ اس ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا نمایاں پہلو یہ ہے کہ آپ ﷺ نے انسانی ذہن کو اپنے وجود اور نظام کائنات کے حقائق کو سمجھنے کے لئے دعوت غور و فکر دی، قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے!

سَنُرِيهِمْ اٰيَاتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيٓ أَنْفُسِهِمْ حَتىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۔(۲)

ہم عنقریب انہیں اپنی نشانیاں خارجی کائنات میں اور ان کے وجودوں کے اندر دکھادیں گے، حتیٰ کہ ان پر آشکار ہو جائے گا کہ اللہ ہی حق ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قوم کو حقائق کے تجزیئے و تعلیل کا مزاج دیا، حقائق کائنات میں جستجو و تلاش، اور تحقیق کا ذوق دیا، کائنات کی تخلیق سے لے کر اس کے اختتام تک اور انسان کی تخلیق سے لے کر اس کی موت تک پھر موت سے قیامت تک کے احوال پر بھی غور و فکر کے لئے بنیادی مواد فراہم کیا۔ اس طرح کائناتی (Universality) اور انسانی علوم (Sciences) کی راہیں مسلسل کھلتی گئیں۔

قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بے شمار ایسے حوالے موجود ہیں جو مخلوقات میں اللہ جل شانہٗ کی نشانیوں اور مظاہر کو ظاہر کرتے ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ تخلیق خداوندی میں گہرائی سے غور وخوض کریں۔

قرآن مجید چودہ سو سال پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اور احادیث نبوی بھی چودہ سو سال پیشتر نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے ادا ہوئیں۔ ان دونوں مصادر کو آج کی دنیا سائنسی شہادتوں کے ساتھ تسلیم کر رہی ہے۔

تعجب کی بات یہ ہے کہ غیر مسلم سائنس دان اور ماہرین بھی قرآنی صداقتوں اور احادیث نبوی کے مبارک الفاظ کی تصدیق کر رہے ہیں۔ اگرچہ قرآن وحدیث ان کی شہادت کے محتاج نہیں ہیں۔

معروف فرنچ فزیشن اور سائنس دان موریس بوکائیے (Maurice Bucaille) نے ۱۹۷۶ء میں یہ بات کہی تھی کہ قرآن مجید حدیث نبوی ﷺ اور جدید سائنس کے درمیان مکمل ہم آہنگی ہے۔

ماہرینِ جنینیات (Embryologists) دریائے حیرت میں غرق ہیں کہ وہ کتاب قرآن مجید جو چودہ سو سال پہلے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اس میں اور آپ ﷺ کی احادیث میں جنین کی افزائش کے مراحل کی معلومات درج ہیں۔

> Embryologists will be surprised to find in the Quranic text, revealed to prophet Muhammad (Peace be Upon Him) 1400 years ago, and in his Hadith, information on the stages of development of the embryo.(3)

اسلام کے دو اساسی مآخذ جن سے ہم حضرتِ انسان کی تخلیق اور خود انسان کے بارے میں صحیح اسلامی تصور اخذ کر سکتے ہیں، وہ قرآن مجید اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

معمولی پانی کے جوہر نطفہ اور منی سے انسانی پیدائش پر غور کریں تو معلوم ہو گا کہ ابتدائی طور پر بہت چھوٹے جر ثومے انڈے کی نالی میں باہم اتصال کرتے ہیں۔ پھر ان سے نطفہ بن کر بچہ دانی میں منتقل ہوتا ہے اور وہیں چپک جاتا ہے اور پھر وہاں بتدریج اس کی نشو و نما ہوتی ہے۔ تخلیق کے مختلف مراحل میں انسانی اعضاء تیار ہوتے ہیں۔ ہڈی اور گوشت میں نمو کا عمل برابر جاری رہتا ہے، اور بالآخر انسانی جسم میں پورا انسانی ڈھانچہ تیار ہو جاتا ہے۔

قرآن و حدیث میں ایسے سائنسی حقائق موجود ہیں جن کا انکشاف سائنس دانوں نے موجودہ زمانے میں اپنی تحقیقات کے ذریعے کیا۔

یہ بات انسانی عقل سے بالاتر ہے کہ کس طرح چودہ سو سال پہلے ان حقائق کا انکشاف ہو چکا تھا۔ جسے موجودہ زمانے کے سائنس دان اپنے سائنسی طریقوں اور جدید ترین سائنسی آلات کے ذریعہ منکشف کر رہے ہیں۔

قرآن مجید اور انسانی جنین کی نشو و نما

The Quran and Hadith on Human Embryonic Development.

قرآن مجید میں حق تعالیٰ شانہ، انسانی جنین کے مراحل کا ذکر فرماتے ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ۔ (۴)

اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے (جوہر) سے بنایا پھر ہم ہی نے اس کو حفاظت کی جگہ (رحم مادر) میں رکھا پھر ہم نے اس قطرے کا خون کا لوتھڑا بنایا۔ پھر ہم ہی نے اس لوتھڑے کی گوشت کی بوٹی بنائی اور پھر ہم ہی نے اس بوٹی

سے ہڈیاں بنائیں اور پھر ان ہڈیوں پر ہم نے گوشت چڑھایا اور پھر ہم ہی نے اس کو ایک نئی صورت (انسان بنا کر) اٹھا کھڑا کیا، تو اللہ بڑا ہی برکت والا ہے، جو سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

اس آیت میں نطفے کا ذکر ہوا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک یہودی نے سوال کیا کہ:

یا محمد کم یخلق الانسان، قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یایھودی من کل یخلق من نطفة الرجل ومن نفطة المرأة – (۵)

اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انسان کس چیز سے پیدا کیا جاتا ہے۔ جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ!

انسان کی پیدائش مرد و عورت دونوں کے نطفے سے ہوتی ہے۔

نطفے کا مرد اور عورت دونوں کے مادہ منویہ سے تیار ہونا جدید میڈیکل سائنس کو بیسویں صدی کے اوائل میں معلوم ہوا ہے۔

منی میں پایا جانے والا حیوان منوی بیضہ انثی سے ٹکراتا ہے اور اس کے پردے کو پھاڑ کر حمل کاری کرتا ہے اور اسی سے آمیزش والا نطفہ تیار ہوتا ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ حیوان منوی اور بیضہ انثی کے اختلاط سے نطفہ وجود میں آتا ہے۔ قرآن مجید میں اسی بات کا تذکرہ کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے!

إِنَّا خَلَقْنَا الْاِ نسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيعًاۢ بَصِيراً (٦)

بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا، مخلوط نطفے سے کہ ہم اسے آزمائیں، سو ہم نے سنتا دیکھتا بنایا۔

پھر اس کے بعد اس آیت میں لفظ "علقة" آیا ہے۔ لفظ علقة کے تین معنی ہیں۔

۱۔	جونک	Leach
۲۔	معلق چیز (شے)	Suspended Thing
۳۔	منجمد خون	Blood Clot

اگر ہم جونک کا جنین کے مرحلے میں موازنہ کریں تو معلوم ہوگا کہ دونوں کے درمیان ایک مماثلت ہے۔(۷)اس مرحلے میں جنین ماں کے خون سے خوراک حاصل کرتا ہے۔ جیسے جونک دوسروں کے خون سے خوراک حاصل کرتی ہے۔

لفظ "علقہ" کا دوسرا معنی "معلق چیز" ہے۔ رحم مادر میں "علقہ" کے اس مرحلے کے دوران جنین (Embryo) معلق ہوتا ہے۔(۸)

لفظ "علقہ" کا تیسرا معنی منجمد خون ہے۔علقہ کے اس مرحلے کے دوران جنین اور اس کے تھیلے کی بیرونی ظاہری شکل منجمد خون سے مماثل ہوتی ہے۔

اس کی وجہ سے اس مرحلے کے دوران جنین اور اس کے تھیلے کی بیرونی ظاہری شکل خون سے مماثل نظر آتی ہے،اس کی وجہ سے اس مرحلے کے دوران جنین میں خون کی ایک بڑی مقدار اسی تناسب سے موجود رہتی ہے۔ اس مرحلے کے دوران جنین میں موجود خون تیسرے ہفتہ کے اختتام تک گردش نہیں کرتا۔ جنین اس مرحلے میں منجمد خون کی طرح ہوتا ہے۔(۹)

دوسرا مرحلہ جو کہ اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ "مضغة" کا مرحلہ ہے۔ اس قرآنی لفظ "مضغة" کا معنی "دانتوں سے چبایا ہوا مادہ" (Chewed Substance) ہے۔ اگر کوئی چیونگم لے کر اپنے منہ میں رکھے اور اس کو چبائے اور پھر جنین کے "مضغة" کے مرحلے سے اس کا موازنہ کرے تو وہ اس نتیجے پر پہنچے گا کہ جنین نے "مضغة" کے مرحلے کی استعداد حاصل کرلی ہے۔ اور اس کی ظاہری شکل و صورت دانتوں سے چبائے ہوئے مادے کی طرح ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جنین کے پشت پر نشانات ہوتے ہیں، جو کہ دانتوں سے چبائے ہوئے مادے کی طرح ہیں اور وہ دانتوں کے نشانات سے مشابہت رکھتے ہیں۔(۱۰)

جنین کی رحم مادر میں مرحلہ وار نشو و نما کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

حمل وجود میں آنے کے بعد وہ بیضۂ انثی جس میں حمل واقع ہوا ہے۔ نطفہ دو خلیوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ پھر یہ دونوں. خلیے چار میں تقسیم ہو جاتے ہیں اور تقسیم کا یہ عمل برابر جاری رہتا ہے۔ یہاں تک کہ بہتر گھنٹوں میں یہ توت کے سائز کا ہو جاتا ہے۔ پھر

اس کا سائز تھوڑا تھوڑا بڑھتا رہتا ہے۔ اس مرحلے میں اس کو کرہ جرثومیہ کہتے ہیں، یہ کرہ جرثومیہ خصیۃ الرحم کی نالی میں ان باریک اور چھوٹے چھوٹے بالوں کے زیر اثر حرکت کرتا ہے جو خصیۃ الرحم کی نالی میں موجود ہوتے ہیں، پھر حرکت کرتے کرتے یہ جرثومی کرہ پانچ سے سات دن کے عرصے میں بچہ دانی تک پہنچتا ہے اور بچہ دانی کے پردے سے چمٹ جاتا ہے۔ اب یہاں ایک نیا مرحلہ شروع ہوتا ہے، جسے علقہ کا مرحلہ کہتے ہیں۔ حمل قرار پانے کے دوسرے ہفتے میں علقہ کی خارجی جھلی اور داخلی جھلی ظاہر ہو جاتی ہے اور تیسرے ہفتے میں اس کی درمیانی جھلی ظاہر ہو جاتی ہے۔ بیسویں اور اکیسویں دن کے درمیان علقہ کے محور کے دونوں جانب جسمانی ٹکڑے ظاہر ہونا شروع ہوتے ہیں اور علقہ کا محور ریڑھ کی ہڈی کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ان جسمانی حصوں کے ظہور سے علقہ "مضغة" کے مرحلے میں داخل ہو جاتا ہے اور تیسویں دن تک جسمانی حصوں کا ظہور برابر جاری رہتا ہے، اور چوتھے ہفتے کے آخر تک کوئی عضو دوسرے عضو سے ممیز نہیں ہوتا۔ اس مرحلے کو "مضغۃ غیر مخلقة" یعنی ایسا گوشت کا لوتھڑا جس میں انسانی اعضاء ظاہر نہ ہوتے ہوں کہتے ہیں، پھر پانچویں ہفتہ کے آغاز ہی میں اعضاء کے باہم ممتاز ہونے کا عمل شروع ہوتا ہے اور تیسرے مہینے کے آخر میں اعضاء کی تخلیق کا عمل مکمل ہو جاتا ہے۔ اس مرحلے کو مضغۂ مخلقہ کا نام دیا جاتا ہے۔(۱۱)

قرآن مجید نے اس جانب ان کلمات میں اشارہ فرمایا ہے!

ثم من مضغة مخلقة و غير مخلقة

پانچویں اور چھٹے ہفتے میں ہڈیاں اور پٹھے بنتے ہیں، پھر چھٹے اور ساتویں ہفتے میں ہڈیوں پر پٹھے چڑھا دیئے جاتے ہیں۔ تیسرے مہینے کے آخر اور چوتھے ہفتے کے شروع میں جنین میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ چوتھا مہینہ شروع ہونے کے بعد حرکتِ قلب شروع ہو جاتی ہے۔ چوتھے مہینے میں جنین میں قوتِ سامعہ کی نشو و نما مکمل ہو جاتی ہے۔ اور اسی وقت سے جنین باہر کی آوازیں اور اپنی ماں کی آوازیں سننا شروع کر دیتا ہے۔ قوتِ باصرہ کی نشو و نما اس کے بعد مکمل ہوتی ہے۔

لیکن جب اللہ تبارک و تعالیٰ کسی جنین کی عدمِ تخلیق کا فیصلہ فرماتے ہیں تو گوشت

کا لوتھڑا غیر مخلقہ حالت میں رہ جاتا ہے، یعنی اس میں اعضاء ظاہر نہیں ہوتے اور ناقص حمل کی صورت میں ماں کا رحم اسے باہر پھینک دیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

جب نطفہ رحم مادر میں پڑ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے وہ فرشتہ دریافت کرتا ہے اے میرے رب! اس جنین میں اعضاء پیدا کرنے ہیں یا نہیں اگر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اعضاء پیدا نہیں کئے جائیں تو بچہ دانی اسے خون کی شکل میں پھینک دیتی ہے۔(۱۲)

قرآن مجید میں دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے!

یَاَیُّھَاالنَّاسَ اِن کُنتُمْ فِی رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰکُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ من نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ط وَ نُقِرُّفِی الْأَرْحَامِ مَا نَشَآءُ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلاً ثُمَّ لِتَبْلُغُوٓاْ أَشُدَّ كُمْ ج وَ مِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَ مِنكُم مَّن يُرَدُّإِلَىٰٓ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ـ(۱۳)

اے لوگو! اگر تم دوبارہ جی اٹھنے کی طرف سے شک میں ہو تو اس میں غور کر لو کہ ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر گوشت سے کہ بعض پوری ہوتی ہیں اور بعض ادھوری، تاکہ ہم تمہارا حساب لیں اور اپنی قدرت ظاہر کر دیں اور ہم رحم میں جس کو چاہتے ہیں ٹھہرائے رکھتے ہیں، ایک مقررہ مدت تک، پھر ہم تمہیں بچہ بنا کر پیٹ سے باہر لاتے ہیں، تاکہ تم بھرپور جوانی تک پہنچ جاؤ۔ اور تم میں وہ بھی ہیں جو مر جاتے ہیں اور تم میں وہ بھی ہیں جنہیں نکمی عمر تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ جس سے وہ ایک چیز سے باخبر ہو کر بے خبر ہو جاتے ہیں۔

ان آیات میں قرآن مجید نے ان مختلف مراحل کی طرف اشارہ کیا ہے جن سے گزر کر جنین کی نشو ونما مکمل ہوتی ہے۔

مخبر صادق سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی احادیث مبارکہ میں جنین کے ان مختلف مراحل کا ذکر فرمایا ہے۔

عن حذیفة بن اسید الغفاری ...... انی سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول اذا مر بالنطفة ثنتان وار بعون لیلة بعث اللّٰہ الیھا ملکا فصورھا و خلق سمعھا و بصرھا و جلدھا و لحمھا و عظمھا ثم قال یارب ا ذکر ام انثی فیقضیٰ ربك ماشاء ویکتب الملك ثم یقول یارب اجلہ فیقول ربك ماشاء ویکتب الملك ثم یقول یارب رزقہ فیقضیٰ ربك ماشاء ویکتب الملك ثم یخرج الملك بالصحیفة فی یدہ فلا یزید علیٰ امر ولا ینقص۔(۱۴)

حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے۔ جب نطفے پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتے کو بھیجتا ہے۔ جو اس کی صورت اور کان آنکھ کھال گوشت اور ہڈیاں بناتا ہے، پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار یہ مرد ہے یا عورت پھر جو مرضیٔ الٰہی ہوتی ہے وہ فرماتا ہے، فرشتہ لکھ دیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے، اے پروردگار اس کی عمر کیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے اور فرشتہ وہ لکھ دیتا ہے۔ پھر عرض کرتا ہے کہ اے پروردگار اس کی روزی کیا ہے۔ چنانچہ پروردگار جو چاہتا ہے وہ حکم فرمادیتا ہے اور فرشتہ لکھ دیتا ہے اور پھر وہ فرشتہ وہ کتاب اپنے ہاتھ میں لے کر باہر نکلتا ہے، جس میں کسی بات کی کمی ہوتی ہے اور نہ زیادتی۔

حضرت ابن مسعودؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

عن عبد اللّٰہ بن مسعود قال حدثنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق ان احدکم یُجمع فی بطن امہ اربعین یوماً ثم علقة مثل ذٰلك ثم یکون مضغة مثل ذٰلك ثم یبعث اللّٰہ ملکا فیؤمر باربع برزقہ واجلہ و شقی وسعید –(۱۵)

تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس طرح ہوتی ہے کہ وہ چالیس دن ماں کے پیٹ میں نطفے کی شکل میں رہتا ہے، پھر بندھا ہوا خون ہو کر چالیس دن رہتا ہے، پھر اتنے ہی دن گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیج کر اس میں روح پھونکتے ہیں اور چار چیزوں کا اس کے بارے میں فیصلہ فرماتے ہیں۔ اس کی روزی اس کی عمر اس کے اعمال، اور اس کا بد بخت یا نیک بخت ہونا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

ان اللّٰہ قد وکل بالرحم ملکا فیقول ای رب نطفة ای رب علقة ای رب مضغة فاذا اراد اللّٰہ ان یفضی خلقا قال الملك ای رب ذکراو انثیٰ شقی او سعید فما الرزق فما الاجل فیکتب کذلك فی بطن امه۔(۱۶)

اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرما رکھا ہے، وہ عرض کرتا ہے اے میرے رب! نطفہ تیار ہو گیا اے میرے رب خون بستہ ہو گیا، اے میرے رب گوشت کا لوتھڑا تیار ہو گیا۔ اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ اس کی تخلیق کرنا چاہتے ہیں تو وہ فرشتہ دریافت کرتا ہے کہ اے میرے رب! نر ہے یا مادہ، بد بخت ہے یا نیک بخت؟ اس کی روزی کتنی ہے؟ عمر کتنی ہے؟ اس طرح رحم مادر ہی میں ان چیزوں کے بارے میں اس کی تقدیر لکھ دی جاتی ہے۔

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نطفہ، علقہ اور مضغہ کے مراحل کا تذکرہ فرمایا ہے۔ جب کہ اس سے پہلی والی احادیث میں بیان ہوا ہے کہ نطفہ بننے کے بعد بیالیس راتیں گزرنے پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتہ آتا ہے اور وہ اس کی صورت سازی اور تخلیق کا کام انجام دیتا ہے، یہ مدت بالکل وہی ہے جس کے بارے میں علم جنین سے متعلق جدید تحقیقات بتاتی ہیں، کہ اس مدت میں گوشت کے ٹکڑے میں موجود جسمانی حصے ہڈیوں اور پٹھوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں پھر ہڈیوں پر گوشت اور پٹھے چڑھتے ہیں۔ اس سے یہ بات

واضح ہوتی ہے کہ جنین کی نشو و نما کے مراحل میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ والی حدیث میں مذکور مراحل اور علم جنین کے سلسلے کی جدید تحقیقات کے نتائج بالکل یکساں ہیں۔

لیکن فرشتے کے حاضر ہونے کے زمانے کے بارے میں حضرت حذیفہؓ اور حضرت ابن مسعودؓ کی حدیثوں میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے، کیونکہ حضرت حذیفہ کی حدیث میں تو یہ ہے کہ فرشتہ بیالیس راتوں کے بعد حاضر ہوتا ہے جب کہ ابن مسعودؓ کی حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فرشتہ ایک سو بیس دن کے بعد حاضر ہوتا ہے، علماء نے ان دونوں احادیث کے درمیان تطبیق کی ہے، چنانچہ اس ضمن میں حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پہلے چالیس دن کے بعد تخلیق کی ابتداء پر دلالت کرتی ہے، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ تیسرے چلے کے بعد تخلیق کا آغاز ہوتا ہے، سوال یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان تطبیق کس طرح کی جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت حذیفہؓ کی حدیث تخلیق کا آغاز چالیس روز کے بعد شروع ہو جانے کے سلسلے میں صریح ہے اور حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث میں صورت سازی اور تخلیق کے وقت سے تعارض نہیں کیا گیا ہے، بلکہ اس میں نطفے کے مختلف ادوار کا بیان ہے اور اس بات کا تذکرہ ہے کہ ہر چالیس دن کے بعد نیا مرحلہ شروع ہوتا ہے اور تیسرے چلے کے بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ اس چیز کا حضرت حذیفہ کی حدیث میں ذکر نہیں ہے بلکہ خاص طریقہ پر یہ چیز حضرت ابن مسعود کی حدیث میں مذکور ہے۔ لہٰذا یہ دونوں حدیثیں پہلے چلے کے بعد ایک خاص چیز کے پیدا ہونے پر متفق ہیں، اور حضرت حذیفہ کی حدیث میں مخصوص طور پر یہ بات ہے کہ اس نطفے کی صورت سازی اور تخلیق کا عمل پہلے چلے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث میں خاص بات یہ مذکور ہے کہ جنین میں روح کا پھونکا جانا تیسرے چلے کے بعد ہوتا ہے۔ اب یہ دونوں حدیثیں اس بات پر متفق ہیں کہ اس دوران پیدا ہونے والے بچے کی تقدیر کے بارے میں فرشتہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کر کے لکھتا ہے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام باتیں سچی ہو گئیں، اور ایک حدیث دوسری حدیث کی تصدیق کرنے والی ہو گئی''۔ (۱۷)

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی اس تشریح سے وہ اختلاف ختم ہو جاتا ہے۔ جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث کے درمیان محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بیالیس راتوں کے بعد صورت سازی اور تخلیق کے آغاز کی طرف اشارہ ہے اور حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث میں اس بات کا ذکر ہے کہ جب جنین تخلیق کے مراحل پورے کر چکا تب اس میں روح پھونکی جاتی ہے اور تخلیق کی تکمیل رحم مادر میں نطفہ قرار پانے کے بعد ایک سو بیس دن میں مکمل ہوتی ہے۔ جنین میں روح پھونکے جانے سے وہ ایک دوسری مخلوق ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ حرکت کرنے اور آوازوں کو سننے پر قادر ہو جاتا ہے، اور اس کا دل برابر دھڑکنے لگتا ہے۔ اسی جانب قرآن مجید کے ان الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے!

ثم أَنشأْ نَاہُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتبٰرَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ O (۱۸)

پھر ہم نے اس کو دوسری مخلوق بنایا، لہٰذا اللہ تعالیٰ ہی سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے بابرکت ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث میں تخلیق مکمل ہونے اور روح پھونکے جانے کا جو زمانہ بتایا گیا ہے۔ وہ بالکل وہی ہے جو جدید علم جنین میں جنین کے اندر حرکت پیدا ہونے کے لئے بتایا گیا ہے۔ یعنی نطفہ ٹھہرنے کے بعد تیسرے مہینے کے آخر یا چوتھے مہینے کے شروع میں جنین کی نشو و نما کے مراحل کے بارے میں اس حدیث میں مذکور مراحل اور علم جنین کے سلسلہ کی جدید تحقیقات کے نتائج بالکل یکساں ہیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ کیسے ممکن ہوا کہ آپ ﷺ نے یہ تمام باتیں چودہ سو سال پہلے معلوم کر لیں۔ جب کہ میڈیکل سائنس کے ماہرین پر یہ معلومات حال ہی میں جدید آلات اور طاقت ور خردبینوں (Microscopes) کے ذریعے منکشف ہوئی ہیں۔ جن کا چودہ سو سال پہلے وجود تک نہ تھا۔

ہام (Hamm) اور لیونیوخ (Leeuwenhoek) پہلے سائنس دان تھے جنہوں نے مردانہ انسانی خلیے (Spermatozoa (Human Sperm Cells کا جدید اور طاقت ور خردبین کے ذریعے ۱۹۷۷ء میں مشاہدہ کیا۔ جب کہ ہمارے نبی برحق

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو سال پہلے اس کے متعلق آگاہ کر چکے تھے۔(۱۹)

پروفیسر ڈاکٹر کیتھ ایل مور (Prof.Dr Keith L. Moore) جو کہ جنینیات (Embr yology) اور علم تشریح الاعضاء (Anatomy) کے شعبے میں دنیا کے مایہ ناز سائنس دانوں میں سے ایک ہیں، علم حیاتیات (Biology) کے شعبے کے اعزازی پروفیسر ہیں، فیکلٹی آف میڈیسن میں (Basic Science) کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ہیں قارئین کی دل چسپی کے لئے ڈاکٹر صاحب کے ریسرچ پیپر سے کچھ اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

"It has been a great pleasure for me to help clarify statements in the Quran about human development. It is clear to me that these statements must have come to Muhammad from God, because almost all of this knowledge was not discovered until many centuries later. This proves to me that Muhammad must have been a messenger of God."

یہ میرے لئے نہایت خوشی کا موقع ہے کہ میں انسانی نشوونما سے متعلق قرآن مجید کے بیانات کو واضح کرنے میں مدد کروں، یہ بات مجھ پر عیاں ہے کہ یہ بیانات محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل ہوئے ہیں، کیونکہ یہ تمام معلومات چند صدیاں پہلے تک بھی دریافت نہیں ہوئی تھیں۔ اس سے یہ بات مجھ پر ثابت ہو جاتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں۔

آخر میں پروفیسر کیتھ ایل مور سے پوچھے گئے سوالات میں سے ایک سوال یہ بھی تھا۔

"Does this mean that you believe that the Quran is the words of God."

کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ یہ یقین رکھتے ہیں کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے؟

I find no difficulty in accepting this.

میں اس کو قبول کرنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں کرتا۔(۲۰)

ایک کانفرنس میں ڈاکٹر کیتھ ایل مور نے کہا!

"Because the staging of human embryos is complex, owing to the continuous process of change during development, it is proposed that a new system of classification could be developed using the terms mentioned in the Quran and Sunnah. The proposed system is simple, comprehensive and conforms with present embryological knowledge. The intensive studies of the Quran and Hadeeth in the last four years have revealed a system for classifying human embryos that is amazing since it was recorded in the seventh century A.D. Although aristotle, the founder of the science of embryology, realized that chick emryos developed in stages from his studies of hen`s eggs in the fourth century B.C., He did not give any details about these stages. As far as it is known from the history of embryology, little was known about the staging and classification of human embryos until the twentieth century. For this reason, the descriptions of the human embryo in the Quran cannot be based on scientific knowledge in the seventh century, the only reasonable conclusion is: these descriptions were revealed to Muhammad from

God, He could not have known such details because he was an illiterate man with absolutely no scientific knowledge."(۲۱)

چونکہ انسانی جنین کے مراحل بہت پیچیدہ ہوتے ہیں اور ارتقاء و نشو و نما کے مسلسل جاری مراحل کی وجہ سے یہ سوچا گیا کہ درجہ بندی کا ایک ایسا طریقہ مرتب کیا جائے جس میں قرآن مجید اور سنتِ نبویؐ میں مندرج اصطلاحات استعمال کی جائیں، مجوزہ طریق کار نہایت سادہ جامع اور موجودہ جنینیاتی علوم سے مطابقت رکھتا ہے۔ چار سال پر مشتمل قرآن مجید اور احادیث کے محدود مگر پرزور مطالعے نے مجھ پر انسانی جنین کی ترتیب ودرجہ بندی کے طریق کار کو منکشف کر دیا۔ جو کہ واقعی تعجب خیز ہے۔ حالانکہ قرآن ساتویں صدی عیسوی میں نازل ہوا۔ تاہم ارسطو نے جس کو جنینیات کی سائنس کا موجد کہا جاتا ہے۔ چوتھی صدی قبل مسیح میں مرغی کے انڈنے کے مطالعے کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ مرغی کے چوزے کا جنین کئی مراحل میں تشکیل پاتا ہے۔ لیکن ارسطو نے ان مراحل کی تفصیلات نہیں بتائیں۔ جہاں تک جنینیات کی تاریخ کا تعلق ہے انسانی جنین کے مراحل اور اس کی درجہ بندی کے بارے میں بیسویں صدی تک معلومات بہت محدود تھیں اس بناء پر انسانی جنین کے بارے میں قرآن مجید کی تفصیلات ساتویں صدی کی سائنسی معلومات پر منحصر نہیں ہیں۔ اس بات کا معتبر اختتام یہ ہے کہ یہ تفصیلات محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئیں۔ آپ ﷺ یہ تمام تفصیلات از خود نہیں جانتے تھے، کیونکہ آپ امی تھے، اور آپ نے کوئی سائنسی تعلیم وتربیت بھی نہیں پائی تھی۔

پروفیسر ڈاکٹر ای-مارشل جانسن (Prof Dr. E. Marshal Johnson) تھامس جیفرسن یونیورسٹی فلاڈیلفیا، پنسلوانیا، امریکہ میں بائیس سال علم تشریح الاعضاء (Anatomy) اور حیاتیاتی نشو ونما (Developmental Biology) کے پروفیسر رہے ہیں۔ ڈاکٹر موصوف علم خوارق العادت واعجوبیات سوسائٹی

(Teratology Society) کے صدر بھی رہے ہیں اور دو سو سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں۔

جب ڈاکٹر مارشل جانسن سے قرآن مجید اور احادیث نبوی ﷺ میں مذکور ماقبلِ ولادت افزائش کے مختلف مراحل کا ذکر کیا گیا تو وہ مبہوت رہ گئے۔

انہوں نے فوراً ہی اپنے محسوسات کو یوں ادا کیا!

"No, No, No, What kind of talk is that"

نہیں نہیں نہیں یہ کس قسم کی گفتگو ہے۔

سولہویں صدی میں خردبین کی ایجاد کے بعد میڈیکل سائنس کے ماہرین اور معالجین نے سترہویں صدی میں اس بات کو جان لیا کہ بنی نوعِ انسان کا نقطۂ آغاز مکمل طور پر مرد کے مادہ منویہ (Male`s Semen) پر ہوتا ہے اور خاص طور پر مرد کے منوی حونیات (Male`s Sperm) میں۔

یہ انکشاف سترہویں صدی اور اٹھارویں صدی میں سائنس دانوں کی شہادتوں کے بعد سامنے آیا۔ سائنس دانوں نے انیسویں صدی میں یہ دریافت کیا کہ انسانی جنین مختلف تسلسل کے ساتھ وقوع پذیر ہوتا ہے۔

پروفیسر ای مارشل جانسن کو یہ بتایا گیا کہ یہ اطلاع قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے چودہ سو سال پہلے دے دی گئی ہے، تو وہ سٹپٹا گئے۔ ان کو قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ دیا گیا اور ان کو قرآن مجید کی یہ آیت دکھائی گئی۔

مَالَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلّٰهِ وَقَارًا O وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا O (۲۲)

کیا ہوا ہے تم کو کیوں امید نہیں رکھتے ہو اللہ سے بڑائی کی اور اس نے تم کو بنایا طرح طرح سے۔

پھر ان کو یہ آیت دکھائی گئی۔

يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهٰتِكُمْ خَلْقاً مِنْ بَعْدِ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلٰث۔ (۲۳)

بناتا ہے تم کو ماں کے پیٹ میں ایک طرح پر دوسری طرح کے پیچھے تین اندھیروں کے بیچ۔

یہ سنتے ہی پروفیسر صاحب سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔

ان کو بتایا گیا کہ نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی طاقت ور خوردبین یا لیبارٹری نہیں تھی، بلکہ وہ اللہ عزوجل کے بھیجے ہوئے رسول تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے سچی نشانیاں اور تابندہ معجزات اور سب سے بڑھ کر پائندہ معجزہ قرآن مجید کے ساتھ بھیجا تھا۔

پھر پروفیسر صاحب نے اس بات کی تصدیق کی کہ قرآن مجید نہ صرف جنین بلکہ رحم مادر میں بچے (Fetus) کی بیرونی تشکیل (External Form) کی وضاحت کرتا ہے۔ بلکہ اندرونی مراحل (Internal Stages) پر بھی زور دیتا ہے۔ اور جنین کے اندرونی مراحل، اس کی تخلیق اور اس کی افزائش کی بھی وضاحت کرتا ہے۔ پروفیسر ای مارشل جانسن کے الفاظ ملاحظہ فرمائیے!

"As a scientist, I can deal with things which I can specifically see. I can understand the words that are translated to me from the Quran. As I gave the example before, if I were transpose myself into that era, knowing what I knew today in describing things, I could not describe the things which were described. I see no evidence for the refutation of the concept that this individual, Muhammad, had to be developing this information from some place. So I see nothing in conflict with the concept that divine intervention was involved in what he was able to write.

بحیثیت ایک سائنس دان کے میں صرف ان چیزوں کے ساتھ کوئی معاملہ کرتا ہوں جن کو میں خصوصیت سے دیکھ سکتا ہوں، میں قرآن مجید کے ان الفاظ کو

سمجھ سکتا ہوں، جن کا ترجمہ میں نے دیکھا ہے۔ جسا کہ میں نے مثال بیان کی ہے۔ اگر میں خود کو ان چیزوں کی تشریحات و توضیحات کے ساتھ اس زمانے میں لے جاؤں جو آج میں جانتا ہوں اور جن کی وضاحت ہو چکی ہے تو میں اشیاء کی وضاحت نہیں کر پاؤں گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں سے یہ اطلاعات حاصل کی ہیں میں اس کے ابطال واسترداد کی کوئی گنجائش نہیں پاتا۔ اس تصور کو قائم کرنے مین کوئی تصادم نہیں کہ جو کچھ انہوں نے لکھا وہ وحیٔ الٰہی ہے۔ ہاں یہ وحی ہی تو ہے تمام بنی نوعِ انسان کے لئے اور ہم جیسے سائنس دانوں کے لئے ایک زندہ مثال!

یہ اللہ کا وعدہ تھا کہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ نشانیاں دریافت ہوتی جائیں گی جو کہ ثابت کر دیں گی کہ قرآن مجید اللہ جل شانہ کی کتاب ہے۔ (۲۴)

قرآن مجید جنین کے تین اندھیروں کے حجاب (Three veils of Darkness) کو بھی بیان کرتا ہے۔

جیسا کہ سورۂ زمر کی آیت نمبر ۶ میں مذکور ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر کیتھ ایل مور اس بات پر حیران ہیں کہ یہ تین حجاب (ظلمات) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے معلوم ہوئے۔ جو کہ آج جدید سائنس نے دریافت کئے ہیں۔ وہ تین حجاب (ظلمات) (Veils) یہ ہیں۔

۱۔ The Maternal Anterior Abdominal Wall
پہلی مادری شکمی دیوار۔

۲۔ The Uterine Wall رحمی دیوار

۳۔ The Amniochorionic Membrane غلاف جنین جھلی،

۱۔ پہلی مادری شکمی دیوار،

The maternal anterior abdominal wall

یہ پہلا مرحلہ ہے، جب بیضہ والا خلیہ رحم کی دو نالیوں میں زرخیز پذیر ہوتا ہے،

زندگی کی ابتداء کا تجربہ اس حیاتیاتی خلیئے (Zygote) کو اس پہلے مرحلے میں ہوتا ہے۔

دراصل ایک بیضہ والا خلیہ (Ovum) صرف اللہ کی مرضی سے بارور (Fertilized) ہوتا ہے۔ یہ باریک ترین خلیہ (Cell) ہی ہے جس میں ہر چیز تیار ہوتی ہے اور انسانی زندگی کی آئندہ تفصیلات بھی یہیں متعین ہو جاتی ہیں۔

عورت کے بیضہ کی باروری کے لئے مرد کے صرف ایک (Single Sperm) کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن مرد کے جسم سے اس کا اخراج دو سو ملین سے تین سو ملین تک ہوتا ہے۔ مگر ان میں کار آمد ایک ہی ہوتا ہے۔ باقی خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس کو قرآن کریم کی اصطلاح میں پہلا اندھیرا (حجاب) کہہ سکتے ہیں۔

۲۔ رحمی دیوار The Uterine wall

زرخیز شدہ بیضہ کا خلیہ رحم کی لعاب دار جھلی جسے Intrauterine Epithelium Endometrium بھی کہتے ہیں میں پہنچتا ہے۔ یہ ایک جنگل کے مشابہہ ہے۔ یہ اس میں ایک طرح سے جڑ پکڑ لیتا ہے۔ اور وہیں خود مناسب جگہ قائم کر لیتا ہے۔ حیاتیاتی خلیئے (Zygote) اسی جگہ پر تقسیم کا عمل شروع کر دیتے ہیں۔ اس لئے جنین (Embryo) کے پہلے مرحلے میں تمام اعضاء کی تشکیل کی ابتداء بھی یہیں سے شروع ہوتی ہے۔

خلیوں کی ابتدائی تقسیم اس کے دوسرے مرحلے کی تشکیل کرتی ہے۔ اس مرحلے میں انسانی جسم کی شکل خلیوں کے جمگھٹوں کی طرح ہوتی ہے۔ مادہ منویہ انسان کے خصیوں میں پیدا ہوتا ہے۔ پھر یہ بارور شدہ بیضہ عورت کے تولیدی نظام میں بیض نالیوں (Fallopian Tubes) کے راستے سے گزر کر رحم مادر (Uterus) میں چلا جاتا ہے اور وہاں ایک خاص مقام میں ٹھہر جاتا ہے۔ اس جگہ کو دوسرا اندھیرا (حجاب) کہہ سکتے ہیں۔

۳۔ غلاف جنین جھلی

The amniochorionic Membrane

یہاں ایک پوٹلی (Amniotic Sac) کی ابتدائی شکل کے اردگرد ایک

مخصوص مائع کی شکل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر انسانی اعضاء اور دوسرا حیاتیاتی نظام اسی کے اندر افزائش پاتا ہے، پھر جب یہ جنین نظر آنے کے قابل ہو جائے تو یہ محض گوشت کا ایک لوتھڑا سا نظر آتا ہے۔ جس کے مرکز میں انسان کو ابتدائی حالت میں شناخت کرنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ وہاں تدریجاً بڑھتا ہے اور وہیں ہڈیوں کی ساخت (Bone Structure) اعصابی نظام (Nervovs System) پٹھے (Muscles) اور آنتیں (Viscerae) تخلیق ہوتی ہیں۔ اس جگہ کو تیسرا اندھیرا (حجاب) کہتے ہیں۔

ڈاکٹر مور نے مزید بتایا کہ یہ قرآنی تقسیم نہایت قابلِ فہم، قابلِ عمل اور اعلیٰ سائنسی صراحت کے ساتھ ہے۔ (۲۵)

اللہ جل شانہ کا یہ منصوبہ ہے کہ سائنسی ترقی انکشافات اور دریافتیں قرآن مجید، احادیث نبوی ﷺ، اور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و حقانیت پر دلائل پر دلائل دے رہی ہیں اور آیاتِ قرآنی و احادیث نبوی ﷺ زمانے کی رفتار کے ساتھ ساتھ ہیں۔ سائنسی عجائبات قرآن و سنت کو کبھی گھٹا نہیں سکتے۔

چنانچہ ارشاد ربانی ہے!

وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِیٓ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَالْحَقَّ وَيَهْدِیٓ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ○ (۲۶)

اور دیکھ لیں جن کو ملی ہے سمجھ کہ جو تجھ پر اترا تیرے رب سے وہی ٹھیک ہے اور سُجھاتا ہے راہ اس زبردست خوبیوں والے کی،

دوسری جگہ ارشاد ہے!

وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ○ (۲۷)

اور معلوم کر لو گے اس کا احوال تھوڑی دیر کے پیچھے۔

لِّكُلِّ نَبَإٍ مُّسْتَقَرٌّ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ○ (۲۸)

ہر ایک جز کا ایک وقت مقرر ہے اور قریب ہے کہ اس کو جان لو گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

سَنُرِيهِمْ ايَاتِنَافِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ○ (۲۹)

اب ہم دکھلائیں گے ان کو اپنے نمونے دنیا میں اور خود ان کی جانوں میں یہاں تک کہ کھل جائے ان پر کہ یہ ٹھیک ہے کیا تیرا رب تھوڑا ہے ہر چیز پر گواہ ہونے کے لئے۔

ڈاکٹر جوزف آدم پیرسن (Dr. Joseph Adam Pearson) ایک جگہ لکھتے ہیں!

"People who worry that nuclear weaponry will one day fall in the hands of the Arabs fail to realise that the Islamic bomb has been dropped already. It fell the day Mohammad was born.

وہ لوگ جو اس بات سے پریشان ہوتے ہیں کہ نیوکلیائی ہتھیار ایک دن عربوں کے ہاتھوں تک رسائی حاصل کر لیں گے، اس بات کو محسوس کرنے میں ناکام ہوگئے ہیں کہ اسلامی بم تو پہلے ہی گرایا جا چکا ہے۔ اور وہ اس دن گرا جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے۔(۳۰)

حواشی و حوالہ جات

۱۔ القرآن: سورۃ العلق، آیت ۱-۶،

۲۔ القرآن: سورۃ حم السجدہ، آیت ۵۳،

۳۔ The developing Human, By Keitm L. Moore, 3rd ed, DAR Al-Qiblah, Jeddah, 1983, P 12.

۴۔ القرآن: سورۃ المؤمنون، آیت ۱۲، ۱۳، ۱۴،

۵۔ مسند احمد بروایت عبداللہ بن مسعود / ج ۱ / ص ۴۶۵،
۶۔ القرآن: سورۃ الدھر، آیت ۲،

۷- The Developing Human, by Keith L. More. 3rd ed, Jeddah. dar Al-Qiblah. P 5,

۸۔ Human development as described in the Quran and Sunnah by Keith L. More, E. Marshal Johnson and others, Makkah, commission on scientific sighns of the Quran and Sunnah, P 37, 38.

۹۔ The developing Human, clinically oriented embryology, 3rd ed. Jeddah, dar Al-Qiblah, P 65

۱۰۔ The developing human, by Keith L. Moore and T.V.N. Persaud, 5th ed, Philadelphia, W.B. Saunders, company P.8.

۱۱۔ مع الطب فی القرآن الکریم، عبدالحمید دیاب، احمد قرقور، دمشق، مؤسسہ علوم القرآن / ص ۸۲،
۱۲۔ جامع العلوم والحکم ابن قیم الجوزی، دار مکتبۃ الحیاۃ، دمشق ص ۲۰۹، ۲۱۰،
۱۳۔ القرآن: سورۃ الحج آیت ۵،
۱۴۔ صحیح مسلم باب القدر، ج ۶ / ص ۱۹۳، ۱۹۴،
۱۵۔ صحیح بخاری باب بدء الخلق، صحیح مسلم کتاب القدر،
۱۶۔ صحیح بخاری باب القدر حدیث ۶۵۹۵،
۱۷۔ تحفۃ المودود، باحکام المولود از ابن قیم الجوزی مکتبہ دار البیان، دمشق ص ۲۵۹،
۱۸۔ القرآن، سورۃ المومنون آیت ۱۴،

۱۹۔ The developing human, by Keith L. Moore and Persaud 5th ed P-9

۲۰۔ This is the Truth (Speech)

۲۱۔ This is the truth (Speech)

۲۲۔ القرآن: سورہ نوح، آیت ۱۳، ۱۴،

۲۳۔ القرآن: سورۃ الزمر آیت ۶،

۲۴۔ This is the truth. (Speech)

۲۵۔ The developing human, clinically oriented embryology, by Keith L. Moore, 3rd ed, Jeddah, Dar Al-Qiblah, 1983, P. 87

۲۶۔ القرآن، سورۂ سبا، آیت ۶،

۲۷۔ القرآن، سورۂ ص، آیت ۸۸

۲۸۔ القرآن، سورۃ الانعام، آیت ۶۷،

۲۹۔ القرآن، سورہ حم السجدہ، آیت ۵۳،

۳۰۔ Muhammad the Greatest, by Ahmed Deedat, Durban, I.P.C.I, 1999, P. 24.